بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر — روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۱۰ تبلیغ ۱۳۴۵ھش — ۲۰ شوال ۱۳۸۵ھ — ۱۰ فروری ۱۹۶۶ء	نمبر ۳۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۹ فروری۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

ربوہ ۹ فروری۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مد ظلہا العالی عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ بعض دنوں میں طبیعت زیادہ ناساز ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے حد برکت ڈالے آمین

ربوہ ۹ فروری۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی اہلیہ صاحبہ محترمہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ دو روز قبل اچانک طبیعت پھر زیادہ ناساز ہو گئی۔ تمام جسم سرد پڑ گیا اور بے ہوشی طاری ہو گئی۔ اب پہلے سے افاقہ ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ علاج معالجہ کے باوجود ابھی تک ڈاکٹروں کو بیماری کی اصل نوعیت اور سبب معلوم نہیں ہو سکا۔ جس کی وجہ سے تشویش ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

کوئٹہ (بذریعہ تار) مکرم میاں بشیر احمد صاحب پاسپورٹ آفیسر کے والد محترم خان صاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب تا حال تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ اب آپ کو کمبائنڈ ملٹری ہسپتال میں علاج کی غرض سے داخل کرایا گیا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت یاب فرمائے اور آپ کی عمر میں اپنے فضل سے برکت ڈالے۔ آمین۔

ربوہ ۹ فروری۔ مکرم شیخ نور الحق صاحب آف ایم۔ این سنڈیکیٹ کے چچا مکرم فیض قادر صاحب کراچی میں اور ماموں مکرم عبد اللہ صاحب ربوہ میں بیمار ہیں۔ ان دنوں ہر دو کی طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ احباب جماعت ہر دو کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے التزام سے دعا کریں۔

پشاور (بذریعہ فون) مکرم فتح اللہ صاحب نے پشاور سے فون پر اطلاع دی ہے کہ ان کی ہمشیرہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ لطیف احمد صاحب سنوری کا سنٹرل ہسپتال راولپنڈی میں رسولی کا اپریشن ہوا ہے جو کامیاب رہا ہے احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عبادت اللہ تعالیٰ کی محبتِ ذاتی سے رنگین ہو کر کرو۔

ایسی عبادت اور ایسی اطاعت اعلیٰ درجہ کے نتائج کی حامل ہوگی

"مَیں دوزخ اور بہشت پر ایمان لاتا ہوں کہ وہ حق ہے اور ان کے عذاب اور اکرام اور لذائذ سب حق ہیں لیکن مَیں یہ کہتا ہوں کہ انسان خدا کی عبادت دوزخ یا بہشت کے سہارے سے نہ کرے بلکہ محبتِ ذاتی کے طور پر کرے۔ دوزخ بہشت کا انکار مَیں کفر سمجھتا ہوں اور اس سے یہ نتیجہ نکالنا حماقت ہے بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ عبادت اللہ تعالیٰ کی محبتِ ذاتی سے رنگین ہو کر کرے جیسے ماں اپنے بچہ کی پرورش کرتی ہے کیا اس امید پر کہ وہ اسے کھلائے گا۔ نہیں بلکہ وہ جانتی ہی نہیں کہ کیوں اس کی پرورش کر رہی ہے یہاں تک کہ اگر بادشاہ اس کو حکم دے دے کہ تو اگر بچہ کی پرورش نہ کرے گی اور اس سے یہ بچہ مر بھی جاوے تو تجھ کو کوئی سزا نہ دی جاوے گی بلکہ انعام ملے گا تو وہ اس حکم سے خوش ہوگی یا بادشاہ کو گالیاں دیگی۔ یہ محبت ذاتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیئے نہ کہ کسی جزا سزا کے سہارے پر۔

محبتِ ذاتی میں اغراض فوت ہو جاتے ہیں اور خدا تو وہ خدا ہے جو ایسا رحیم و کریم ہے کہ جو اس کا انکار کرتے ہیں ان کو بھی رزق دیتا ہے۔ کیا سچ کہا ہے ؎

دوستاں را کجا کنی محروم ٭ تو کہ با دشمناں نظر داری

جب وہ دشمنوں کو محروم نہیں کرتا تو وہ دوستوں کو کب ضائع کر سکتا ہے۔ حضرت داؤدؑ کا قول ہے کہ مَیں جوان تھا اب بوڑھا ہو گیا ہوں مگر مَیں نے متقی کو کبھی ذلیل و خوار نہیں دیکھا اور نہ اس کی اولاد کو ٹکڑے مانگتے دیکھا۔ یہ اخلاص کا نتیجہ ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ اسی دنیا میں ظاہر کرتا ہے اور اخلاص ایک کیمیا ہے اور اگر اس میں اور باتیں نکالیں تو اس پاکیزہ اور مصفّٰی چشمہ کو گندے چھینٹوں سے ناپاک کر دیتے ہیں۔ وہ خود ہماری حاجتوں سے آگاہ اور واقف ہے اور خوب جانتا ہے۔ کہتے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں جلا دینے کی کوشش کی گئی اس وقت ان کے پاس فرشتے آئے اور کہا کہ تمہیں کوئی حاجت ہے تو ابراہیم نے ان کو یہی جواب دیا۔ بلیٰ و لکن الیکم فلا۔ یعنی ہاں حاجت تو ہے لیکن تمہاری طرف نہیں ایسے مقام پر دعا بھی منع ہوتی ہے اور انبیاء علیہم السلام اس مقام کو خوب سمجھتے ہیں ؎ گر حفظِ مراتب نہ کنی زندیقی۔ غرض اصل غرض انسان کی محبتِ ذاتی ہونی چاہیئے اس سے جو کچھ اطاعت اور عبادت ہوگی وہ اعلیٰ درجہ کے نتائج اپنے ساتھ رکھے گی۔"

(الملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۰۸)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۶۶ء

نائیجیریا

نائیجیریا میں جو حال ہی میں خونی انقلاب ہوا ہے اس میں مسلمانوں کے دو ایسے شخص فساد کی بھینٹ چڑھ گئے ہیں جنہوں نے اس ملک میں اسلام کی اشاعت اور استحکام کے لئے بہت کام کیا ہے۔ شمالی نائیجیریا کا وزیر اعظم احمد وبیلو ایک دردمند مسلمان تھے اسی طرح جناب ابوبکر تفاوا بلیوا وفاقی وزیر اعظم بھی اسلام کے بہت دلدادہ تھے۔ ان دونوں کی شہادت سے نائیجیریا کے مسلمانوں کو بہت نقصان پہنچا ہے۔

نائیجیریا میں بفضلِ خدا جماعت احمدیہ کا نہایت مؤثر اور فعال مشن قائم ہے۔ اس ملک میں عیسائی مشنری پھیلے ہوئے تھے مگر جب سے احمدیہ مشن نے کام شروع کیا ہے۔ عیسائیوں کا اثر زائل ہو گیا ہے۔ باقی ملکوں کی طرح یہاں بھی مسلمان تعلیم وغیرہ میں پسماندہ تھے۔ اس لئے عیسائی مشنری نائیجیریا کے اصل باشندوں کو جو مظاہر پرست ہیں۔ دھڑا دھڑ عیسائیت میں داخل کر رہے تھے مگر اب خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نے ان کو بالکل بیکار کر دیا ہے۔ اور جا بجا اسلامی سکول کھول کر عیسائی سکولوں کی جگہ لے لی ہے۔

نائیجیریا کے احمدیہ مشن نے کافی و وافی اسلامی لٹریچر شائع کیا ہے۔ مشن کا ایک اخبار بھی ہے جس کا نام ٹروتھ (Truth) ہے۔ پھر مشن کا اپنا ذاتی مطبع ہے۔ چنانچہ ایک موقعہ پر الحاج ابوبکر وزیر اعظم نے فرمایا تھا کہ جب مجھے کسی موضوع پر عیسائیوں سے تبادلہ خیال کرنا پڑتا ہے احمدیہ لٹریچر ہمیشہ میری مدد کو آتا ہے اس لحاظ سے اور کوئی لٹریچر موجود نہیں ہے جو قابلِ اعتماد ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ احمدیہ اسلامی مشن نے نائیجیریا میں عیسائی مشنوں کا ناطقہ بند کر دیا ہے اور اس وجہ سے عیسائی دنیا میں ایک تہلکہ مچ گیا ہے۔ چنانچہ نائیجیریا نہایت با اثر اخبار (Herald) ہیرلڈ میں ایک عیسائی نامہ نگار لکھتا ہے۔

"اگر اصلاح کی گزشتہ کوششیں غلط ثابت ہوئی ہیں۔ تو اس چشم دید مشاہدہ کے متعلق کیا خیال ہے۔ یعنی ہمارے ملک کے مسلمانوں کی بدلی ہوئی حالت تیس ایک سال ہوئے کہ اس ملک کے مسلمان نہایت پسماندہ حالت میں تھے لیکن جب سے **جماعت احمدیہ** نے اپنی ترقی پسندانہ مہم شروع کی ہے ان میں محیر العقول تبدیلیاں پیدا ہو گئی ہیں۔"

(ہیرلڈ ۱۹ اگست ۱۹۵۵ء)

ہمارے مشنری نہ صرف اپنا اخبار اور پریس رکھتے ہیں۔ بلکہ دوسرے اخباروں میں بھی باقاعدہ اسلام کے متعلق مضامین لکھتے اور ریڈیو سے تقریریں نشر کرتے ہیں دارالحکومت لیگوس سے ہمارا خطبہ انگریزی اور یوروبا (Yuruba) زبان میں نشر ہوتا ہے۔ نائیجیریا میں ہمارے دس سکول اور دو ہسپتال بھی ہیں۔

الغرض نائیجیریا میں اسلام بہت ترقی کر رہا ہے اور عیسائیت کا زور بالکل ٹوٹ چکا ہے اس لئے ممکن ہے کہ حالیہ خونی انقلاب کے پیچھے یورپ کی عیسائی استعماری حکومتوں کا ہاتھ ہو جو اسلام کو افریقہ میں پھیلتا ہوا برداشت نہیں کر سکتیں۔

بہرحال ہمیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے کہ اس ملک میں امن بحال ہو جائے اور اسلام کے لئے زیادہ سے زیادہ راستے کھل جائیں۔ اور جناب احمد وبیلو اور جناب ابوبکر جیسے لوگ اس ملک میں کثرت سے پیدا ہوں۔ تاکہ یہاں تثلیث کو شکست اور اسلام کو کامل فتح حاصل ہو۔

ایک اعتراض

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ایک تقریر میں جماعت کو دین کے لئے قربانی پر زور دیتے ہوئے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی مثال دیتے ہوئے فرمایا:-

"یہی حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا وہ کیا چیز تھی جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تڑپ لگی ہوئی تھی آپ مال نہیں چاہتے تھے حکومت کے خواہشمند نہیں تھے۔ آپ کو جس بات کی تڑپ تھی وہ یہی تھی کہ لوگ خدا تعالیٰ کو مان لیں اور خدا کے ہو جائیں۔ مولوی عبدالکریم صاحب سناتے تھے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب بیت الدعا میں دعا مانگ رہے تھے۔ اس کے قریب ہی مولوی صاحب کا کمرہ تھا۔ انہوں نے سنا کہ حضرت صاحب دعا میں اس طرح کراہ رہے تھے جس طرح دردِ زہ میں عورت کراہتی ہے مولوی صاحب نے کان لگا کر سنا تو معلوم ہوا کہ آپ کہہ رہے تھے۔ اے خدا سب لوگ ہلاک ہو گئے تو تیرا نام لینے والے کون ہوں گے۔ یہ وہ دن تھے جب طاعون کثرت سے پھیلی ہوئی تھی۔ تو ان کی ایک ہی غرض تھی کہ لوگ ہدایت پا جائیں۔ ان سے تعلق رکھنے والوں کی بھی یہی غرض ہونی چاہیئے کہ لوگ ہدایت پائیں۔"

(روزنامہ الفضل ۲۳ جنوری ۱۹۶۶ء صفحہ ۸)

ایک مولوی صاحب جو جماعت احمدیہ کی ترقی دیکھ کر رات دن آگ کے شعلوں میں بسر کرتے ہیں اس پر طنزاً لکھتے ہیں:-

"ادب کا شہ پارہ اسی درس" قرآن مجید سے اور بھی سن لیجئے۔ مرزا محمود احمد کہتے ہیں۔ "مولوی عبدالکریم صاحب سناتے تھے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب بیت الدعا میں دعا مانگ رہے تھے۔ ان کے قریب ہی مولوی صاحب کا کمرہ تھا انہوں نے سنا کہ حضرت صاحب دعا میں اس طرح کراہ رہے تھے۔ جس طرح دردِ زہ میں عورت کراہتی ہے"۔۔۔۔ کہیئے اس سے زیادہ شستہ زبان اور ثقہ تشبیہ کا تصور آپ کر سکتے ہیں؟"

(المنبر ۱۲ شوال ۱۳۸۵ھ)

یعنی آپ کو "دردِ زہ" کی مثال بُری لگی ہے۔ حالانکہ انتہائی کرب کو بیان کرنے کے لئے اس سے بہتر تشبیہ نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے۔

فاجاءھا المخاض الیٰ جذع النخلۃ قالت یالیتنی متُّ قبل ھذا وکنت نسیاً منسیا۔ (مریم ۲۴)

حضرت مریم کے یہ الفاظ اس کرب کی وجہ سے بھی ہو سکتے جو ایسی حالت میں عورتوں کو لازمی ہے۔ ایسے کرب کا ذکر اگر بُرا نہیں تو اس سے تشبیہ کیوں بُری ہے؟ اللہ تعالیٰ ان معترضین پر رحم کرے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ بقرہ میں فرماتا ہے۔

ان اللہ لا یستحیٖ ان یضرب مثلاً ما بعوضۃ فما فوقھا۔

یعنی اللہ تعالیٰ کو اس بات میں کوئی شرم نہیں ہے کہ وہ مچھر یا اس سے بھی حقیر مخلوق کی مثل بیان کرے۔

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے امسال مجلس شوریٰ کے لئے ۲۵-۲۶-۲۷ مارچ ۱۹۶۶ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ مجلس شوریٰ کے ایجنڈا کے لئے تجاویز بھجوانے کے لئے پہلے ہی اعلان کیا جا چکا ہے۔ احباب جلد سے جلد حسب قواعد شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوا دیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

احادیث نبویؐ

قرآن پاک کی خوشبو پھیلائیے

(مکرم مولوی غلام باری صاحب سیفؔ)

(۱)

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تعلّموا القرآن واقرؤه فانّ مثل القرآن لمن تعلّمه فقرأه وقام به کمثل جراب محشو مسکًا یفوح ریحه فی کلّ مکانٍ ومثل من تعلّمه فیرقد وهو فی جوفه کمثل جرابٍ اوکئ علی مسکٍ۔

(ترمذی ابواب فضائل القرآن)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن سیکھو اور اسے پڑھو کیونکہ قرآن کی مثال جس نے اسے سیکھا اور پڑھا اور اِس پر عمل کیا کستوری سے بھری ہوئی تھیلی کی مثال ہے جس کی خوشبو ہر جگہ پھیلتی ہے اور اس کی مثال جس نے قرآن کو سیکھا اور سو گیا اور قرآن اُس کے پیٹ میں تھا کستوری کی اُس تھیلی کی مثال ہے جس کا مُنہ باندھا ہوا ہو ــــ آہ اِس خوشبو سے کتنے لوگ خود معطّر ہوتے ہیں اور اِس کی مہک دوسروں تک کتنے پہنچاتے ہیں۔

(۲)

سمعت عبد الله بن مسعودؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قرأ حرفًا من کتاب الله فله به حسنةٌ والحسنة لعشر امثالها لا اقول الم حرفٌ ولکن الف حرفٌ ولام حرفٌ ومیم حرفٌ۔

(ترمذی ابواب فضائل القرآن)

ترجمہ:۔ حضرت عبد اللہؓ بن مسعود مروی ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اس نے ایک نیکی کی اور ہر نیکی کا اجر دس گنا ہے۔

نیز فرمایا میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے۔ اور میم ایک حرف ہے۔

ــــ ایک دن کی تلاوت سے کتنی نیکیاں اکٹھی کی جا سکتی ہیں۔

(۳)

عن علی ابن ابی طالبؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیرکم من تعلّم القرآن وعلّمه۔

(ترمذی ابواب فضائل القرآن)

ترجمہ:۔ حضرت علیؓ ابن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور سکھایا۔

ــــ بہتر آدمی بننے کے لئے کون ہے جو اِس نسخہ کو استعمال کرے؟

مامورِ زمانہ نے فرمایا ہے ؎

جمال و حُسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

کشتی نوح میں حضور نے فرمایا:۔

ــــ "اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآنِ شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اِسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزّت دینگے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے"۔ ....سو تم کوشش کرو جو ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا بھی تم پر گواہی نہ دے... قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے۔ اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اِس سے نہ بھاگو"۔ (کشتی نوح)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل فرماتے تھے:۔

"قرآن میرا محبوب ہے اِس کا حرف لام مجھے اس کی زُلفیں دکھائی دیتی ہیں اور ن اُس کی آنکھ"۔

احبابِ جماعت! خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قرآن سیکھیں دوسروں کو سکھائیں اور اِس پر عمل کریں تا ہم سب قرآنی برکات سے حصہ لے سکیں۔

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک ارشاد

"ہمارے بعد بھی یہ سلسلہ بڑھتا جائے گا"

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے سِلسلہ احمدیہ کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ الٰہی سلسلوں کا دارومدار افراد اور اشخاص پر نہیں ہوتا۔ اللہ تعالےٰ خود اپنے قائم کردہ سِلسلہ کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ وہ خود اس کی حفاظت فرماتا ہے۔ انسان بہرحال فانی ہیں اشخاص آتے ہیں اور جاتے ہیں۔ اس لئے الٰہی سلسلہ کی ترقی کا دارومدار کسی شخص پر نہیں ہوتا۔ اللہ تعالےٰ جس قدر توفیق دیتا ہے اور جتنا کسی کے بارے میں اس کا فیصلہ ہوتا ہے وہ دین کی خدمت کرتا ہے اور جب وہ اسے اپنے پاس بلا لیتا ہے تو پھر دوسرے ایسے اشخاص کو کھڑا کر دیتا ہے جو پہلوں کے کام کو سنبھال لیتے ہیں اور خدائی سِلسلہ بدستور ترقی کرتا رہتا ہے۔

اصل سوال یہ ہوتا ہے کہ وہ جماعت کس حد تک اور کب تک عہدِ اطاعت کو پورا کرتی ہے اور نظام کی پابند رہتی ہے۔ حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں لوگوں کو خیال تھا کہ ان کی زندگی تک یہ سلسلہ ہے لیکن جب وہ فوت ہو گئے تو پھر بھی یہ سِلسلہ قائم رہا۔ پھر حضرت خلیفہ اوّلؓ کے متعلق لوگ کہنے لگے وہ بڑے عالم ہیں ان پر سلسلہ کا دارومدار ہے مگر جب وہ فوت ہوئے تو ان کے بعد سلسلہ اور بھی بڑھا اسی طرح ہمارے بعد بھی یہ سلسلہ بڑھتا جائے گا۔ جب تک نظام قائم رہے گا اور جماعت میں اطاعت کا مادہ رہے گا لیکن جب لوگ نظام توڑ دیں تو پھر خدا کی سنّت ہے کہ وہ برکتیں اُٹھا لیتا ہے ہاں خدائی سلسلے آدمیوں پر نہیں ہُوا کرتے وہ خدا کے منشاء کے ماتحت قائم ہوتے ہیں"۔ (الفضل ۲۹ـ نومبر ۲۷ء)

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جماعت پر واضح فرما رہے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالےٰ انکی زندگی میں جماعتِ احمدیہ کو ترقی دے گا اسی طرح آپ کے بعد آئندہ خلفاء کے زمانہ میں بھی یہ آسمانی سِلسلہ بڑھتا چلا جائے گا اور خدائی وعدوں کے موافق اکنافِ عالم میں پھیل جائے گا۔ حضور نے جماعت کو یہ تلقین فرمائی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے اور اسکے انعامات کو ممتد بنانے کے لئے ضروری ہے کہ جماعت تمام خلفاء کی اطاعت کے عہد کی دلی پابندی اختیار کرے اور نظامِ جماعت کی اہمیّت کو کبھی نظر انداز نہ کرے۔ اللہ تعالےٰ جماعتِ احمدیہ کے افراد کو ہمیشہ یہ توفیق بخشتا رہے اور انہیں اس سعادت سے نوازتا رہے کہ وہ اطاعت کے عہد پر قائم رہیں اور نظامِ جماعت کی پابندی کو اپنا شعار بنائے رکھیں۔ اللّٰھم آمین۔

خاکسار

ابو العطاء جالندھری

جماعتِ کراچی کے وعدے

مکرم محمد شفیع خاں صاحب نجیب آبادی اس وقت تک کراچی کے احباب کی طرف سے اٹھارہ ہزار روپے کے وعدے برائے چندہ وقفِ جدید سال نہم بھجوا چکے ہیں وہ تحریر فرماتے ہیں کہ اس سال انہوں نے اپنی جماعت کے وعدوں اور وصولی کا اندازہ بائیس ہزار روپے کا رکھا ہے۔ اللّٰھم زد۔

اللہ تعالےٰ جملہ احباب کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سماوی کرّوں سے زمین کے روابط کا آغاز

قرآن کریم کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت

(مکرم پروفیسر حبیب اللہ خانصاحب ایم۔ اے ایس سی۔ ربوہ)

قرآن کریم اس خدا کا کلام ہے جو خبیر و بصیر اور عزیز و قدیر ہے۔ اس کے لئے حال اور مستقبل سب برابر ہیں۔ نہ تو کوئی چیز اس کے لئے پردۂ غیب میں ہے اور نہ نظروں سے اوجھل۔ جس طرح وہ ماضی اور حال سے واقف ہے اسی طرح آئندہ ہونیوالے واقعات و حالات سے پوری طرح باخبر اور آگاہ ہے اور نہیں کہا جاسکتا کہ کوئی امر اس کے حیطۂ علم سے باہر بھی ہو جس طرح وہ اپنی ذات و صفات میں یکتا و بے مثل ہے اسی طرح اس کا کلام قرآن مجید بھی اپنے ظاہری و باطنی حسن اور اپنی خوبیوں میں لاریب یکتا و بے مثل ہے۔ اس کی عبادت میں جو شیرینی اور بیان میں جو لطافت موجود ہے اور اس کی آیات میں باوجود اختصار کے جو گہرائی اور وسعت ہے اس سے دوسری کتب یکسر خالی ہیں۔ وہ رطب و یابس سے پاک اور جھوٹ و مبالغہ آرائی کی نجاست سے مبرّا ہے۔ وہ شعر نہیں لیکن اس میں ایسا نغمہ اور ایسی دلکشی ہے جو ہر سامع کے دل کو مسحور کئے دیتی ہے۔ روانی اور سلاست ایسی ہے کہ گویا دریا بہا چلا جارہا ہے اور فصاحت و بلاغت کا یہ عالم ہے کہ ہر ہر لفظ اپنی جگہ موزوں و برمحل اور بے انتہا نکات و معارف، دلائل و براہین اور علوم ظاہری و باطنی کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ غرض وہ ہر وصف میں یکتا اور ہر پہلو سے بے نظیر ہے۔

اس کے بے شمار محاسن میں سے صرف ایک پہلو کا بیان اس وقت پیشِ نظر ہے اور وہ یہ کہ وہ ایک زندہ کتاب ہے جو ہر زمانہ میں اپنی صداقت اور منجانب اللہ ہونے کا ثبوت آپ مہیا کرتی ہے جس قسم کے مفاسد کسی دَور میں ظہور پذیر ہوتے ہیں انہیں کے مناسبِ حال علاج اس میں سے نکل آتا ہے۔ وہ اس امر کی محتاج نہیں کہ اس کے پیرو اس کی وکالت کریں اور اس کی سچائی ثابت کرنے کے لئے اپنی عقل کے گھوڑے دوڑائیں بلکہ وہ تازہ بتازہ شگوفوں اور شیریں اثمار کے ذریعہ اپنی زندگی کا ثبوت بہم پہنچاتی ہے۔ ضرورتِ زمانہ کے مطابق نئے نئے علوم و معارف کے ایسے خزائن اس میں سے نکلتے چلے آتے ہیں جو اپنی صداقت کا سکّہ خود بخود دلوں پر بٹھا دیتے ہیں اور ہر مخالف و موافق سے اپنی حقانیت تسلیم کرا لیتے ہیں۔

پھر قرآن کریم کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ جہاں ہر دَور میں اس کے ذریعہ نئے علوم و نئے نکات کا انکشاف ہوتا ہے وہاں اس کی پیشگوئیاں پوری ہو کر اس امر کا ثبوت فراہم کرتی ہیں کہ واقعی یہ ایک علیم و خبیر خدا کا کلام ہے کسی انسان کو یہ مقدرت حاصل نہیں کہ وہ کسی واقعہ کے ظہور سے صدہا سال پہلے اپنے علم و قیافہ سے اس کو بیان کر سکے۔ اس وقت لونا نہم نامی جو راکٹ روس نے چاند پر پھینکا ہے وہ بھی قرآن کریم کی صداقت کا ایک کھلا کھلا اور روشن ثبوت ہے۔ یہ راکٹ تین فروری کو آہستگی کے ساتھ چاند کی سطح پر اُتر گیا اور جو آلات اس میں رکھے گئے ہیں انہوں نے وہاں کے حالات سے زمین کے رہنے والوں کو مطلع کرنا شروع کر دیا ہے اس کے ذریعہ انسان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ چاند اور زمین کے درمیان مواصلات کا سلسلہ قائم ہوا ہے اور اس امر کا امکان پیدا ہو گیا ہے کہ کسی وقت انسان بھی سلامتی کے ساتھ اس کی سطح پر اُتر جائے۔

خلا کو تسخیر کرنے اور زمین کے ماحول سے نکل کر بیرونی کرّوں میں پہنچنے کا خیال تقریباً بالکل جدید ہے۔ زیادہ سے زیادہ انیسویں صدی میں یہ خیال پیدا ہوا لیکن اس وقت اس کی حیثیت ایک افسانہ سے زیادہ نہ تھی۔ قصّے اور کہانی کے رنگ میں اس کا ذکر شروع ہوا اور اب وہ ایک حقیقت بنتا جارہا ہے لیکن اب سے دو تین سَو سال قبل کسی انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ انسان کرۂ ہوائی سے باہر جاسکتا ہے یا دوسرے سیاروں تک اس کی رسائی ہو سکتی ہے اور کسی قسم کا رابطہ ان سے قائم کیا جاسکتا ہے مگر قربان جائیے اس خدائے علیم و خبیر پر جس نے اب سے ۱۳۰۰ سال قبل عرب کے وحشت کدہ میں ایک امیؐ کی زبان سے اس امر کا اعلان کرا دیا کہ ایک دن ایسا آنے والا ہے جب مختلف سیاروں کو باہم ملا دیا جائے گا اور ان میں روابط کا سلسلہ قائم ہو جائیگا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ومن اٰیٰتہ خلق السمٰوٰت والارض وما بث فیہما من دابۃٍ۔ وھو علیٰ جمعھم اذا یشاء قدیر (شوریٰ ع ۳)

وہ خدا اس بات پر قادر ہے کہ جب چاہے آسمانوں کو یعنی ان کرّوں کو جو کائنات کی وسیع بلندیوں میں بکھرے ہوئے ہیں زمین سے ملا دے اور ان میں باہمی رابطہ قائم کر دے۔

یہ ایک ایسی پیشگوئی ہے جو انسانی واہمہ سے بالاتر ہے اور ایسے وقت میں کی گئی جبکہ سائنس کا بحیثیت ایک باقاعدہ علم کے ابھی آغاز بھی نہیں ہوا تھا بلکہ یہ وہ وقت تھا جب کہ انسان ابھی زمین کے مختلف حصّوں سے بھی پوری طرح آشنا نہ ہوا تھا۔ آسمانوں کا خیال تو بہت دور کی بات ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ۳ر فروری ۶۶ء وہ پہلا دن ہے جبکہ یہ پیشگوئی لفظاً لفظاً پوری ہو گئی اور سماوی کرّوں سے زمین کے روابط کا باقاعدہ آغاز ہو گیا۔ لطف یہ ہے کہ یہ پیشگوئی ایسے لوگوں کے ذریعہ پوری ہوئی جو خدا تعالیٰ کے وجود کے قائل نہیں اور اب سے چند سال قبل ان کے ایک دانشور نے تعلّی اور تمسخر کے رنگ میں کہا تھا کہ ہمارے راکٹ تو سورج سے بھی پرے پہنچ گئے مگر ہمیں اس خدا کا کہیں پتہ نہیں لگا جس کا پرچار مذہب والے ہر جگہ کرتے پھرتے ہیں۔ ہمیں تو روسیوں کی اس تعلّی اور اس تمسخر پر کچھ افسوس اور کچھ غصہ پیدا ہوُا تھا لیکن آسمانوں میں خدا مُسکرا رہا تھا اور کہہ رہا تھا اے میرے گستاخ اور ناشکر گزار بندو! چندے صبر کرو۔ وہ وقت قریب ہے جب تم اپنے ہاتھ سے میرے کلام کو پورا کرو گے اور دنیا پر یہ حقیقت روشن ہو جائے گی کہ اس کائنات کا ایک خالق و مالک موجود ہے جو ذرّہ ذرّہ سے واقف اور مستقبل کے حالات سے پوری طرح باخبر ہے۔ اسی نے یہ کلام اپنے بزرگ نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا اور اس کی زبان فیض ترجمان سے وہ بات کہلوائی جس سے دنیا کے دانشور ناآشنا محض تھے۔ اس سے بڑھ کر خدا تعالےٰ کی ہستی کا اَور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔

اسلام کی سچائی ثابت ہے جیسے سورج
پر دیکھتے نہیں ہیں دشمن۔ بلا یہی ہے

عہدیداران اطفال الاحمدیہ کیلئے

تمام مربیان و ناظمین اطفال سے گزارش ہے کہ اطفال الاحمدیہ کی صحت کے معیار کو بلند کرنے پر خصوصی توجّہ دیں۔ اس ضمن میں سب سے بہتر ذریعہ صفائی ہے۔ اس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مبارک بھی ہے کہ "النّظافۃ من الایمان" لہٰذا تمام مجالس اطفال الاحمدیہ سے التماس ہے کہ اپنے بدن۔ لباس، گھر اور ماحول کی صفائی کا خاص خیال رکھیں، اس طرح دانت۔ ناخن کی صفائی کا بھی ہفتہ وار معائنہ کیا جائے اور اپنی مساعی سے مرکز کو بھی مطلع کرتے رہیں۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

تقریبِ شادی

مؤرخہ ۶ر فروری کو مکرم حافظ محمد سلیمان صاحب واقفِ زندگی کے برادرِ اصغر عزیزم حبیب الرحمٰن صاحب (ابن مکرم حافظ غلام حسین صاحب) کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ برات ربوہ سے گوجرانوالہ گئی جہاں پر مکرم میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتِ احمدیہ گوجرانوالہ نے ان کا نکاح بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر زرینہ اختر صاحبہ بنت مکرم صوبیدار مختار محمود صاحب گوجرانوالہ سے پڑھا جس کے بعد تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اسی دن شام کو برات واپس ربوہ آگئی۔

اگلے روز مؤرخہ ۷ر فروری کو مکرم حافظ محمد سلیمان صاحب کے مکان واقع محلہ دارالعلوم میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں دیگر بزرگانِ سلسلہ و احباب کرام کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی اور انہوں نے ہی اجتماعی دعا کرائی۔

بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

محترم میاں عبدالرحمان صاحب آف جموں کا ذکرِ خیر

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

میرے خسر میاں عبدالرحمٰن صاحب جو کہ میرے ماموں حضرت میاں فیض احمدؓ صاحب آف جموں کے فرزند اکبر تھے۔ تقریباً ستر سال کی عمر پا کر سرینگر کشمیر میں انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۱۹۴۷ء کی گڑبڑ کے بعد انہوں نے اپنے بیوی بچوں کو پاکستان بھجوا دیا تھا اور خود کاروبار اور جائیداد کا انتظام کرنے کے لئے سرینگر میں ہی مقیم رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ اور اپنے بزرگ احمدیت کے شیدائی، فدائی اور مخلص باپ کے تربیت یافتہ نیک اور متقی۔ ریا اور لغویات سے مبرّا۔ عفت شعار اور حیا کے پتلے۔ اپنے کاروبار میں ماہر اور اس میں مگن لیکن دینداراور پرہیزگار چونکہ میں بھی اسی خاندان کا فرد ہوں اسلئے اپنے علم اور واقفیت کی بناء پر ان کی زندگی کے بعض اُن پہلوؤں کا ذکر کر رہا ہوں جو میرے نزدیک سبق آموز اور قابلِ تقلید ہیں۔

محترم میاں عبدالرحمٰن صاحب مرحوم بچپن سے ہی اپنے باپ کے پاس رہے۔ اور والد مرحوم کی وفات تک کاروبار میں ان کے ساتھ شریک رہے۔ باپ بیٹے کی کوششوں کے نتیجہ میں جموں و کشمیر میں فرنیچر کا سب سے بڑا کارخانہ قائم ہُوا۔ پہلے صرف جموں میں اور بعد میں سرینگر میں بھی تبلیغ سلسلہ اور اشاعت دین کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے مہمان نوازی اور قادیان سے آنے جانے والے احمدی احباب اور مبلغین کی بے لوث خدمت کرنا اُن کا شعار رہا۔ بزرگان سلسلہ کو مہمان رکھنے میں انہیں خاص راحت ہوتی تھی۔ چنانچہ سلسلہ کے متعدد بزرگ اور مبلغ اول میں جموں اور پھر سرینگر میں ان کے ہاں ٹھہرا کرتے تھے۔ جس شوق اور اخلاص سے سلسلہ کی تبلیغ کے لئے یہ دونوں بزرگ۔ باپ بیٹا اپنے کاروبار کے اوقات میں۔ وقت اور توجہ دیا کرتے تھے۔ اسی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے کاروبار میں برکت دی۔ اور انہیں دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال کیا۔ میرے خسر مرحوم نے اپنے نیک اور مخلص باپ کی تربیت میں دینداری اور پرہیزگاری اور تقویٰ شعاری میں سے وافر حصہ پایا۔ جماعت احمدیہ جموں کے فعال کارکن تھے نماز با جماعت اور درس میں انتہائی باقاعدگی کے ساتھ شامل ہوتے تھے۔ اور اپنے باپ کے دوش بدوش سلسلہ کی خدمت پر کمربستہ رہتے تھے۔ حضرت ام المومنینؓ فرمایا کرتی تھیں کہ اگر انسان اپنے سب سے بڑے بچے کی تربیت احتیاط اور توجہ سے کرے تو دوسرے بچے خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ اسی اصل کے پیش نظر حضرت ماموں جانؓ نے میرے خسر کی خاص رنگ میں تربیت کی۔ اور وہ انہیں کے رنگ میں رنگین ہو گئے۔ ان کی احمدیت سے وابستگی۔ ہمہ وقت اپنے باپ اور ان کے مشاغل سے وابستگی کا نتیجہ تھی۔ باپ کی تربیت میں احمدیت میں گداز اور جذب ہوئے۔ حضرت ماموں جانؓ کی نیک تربیت اور دلچسپی کے نتیجہ میں نہ صرف وہی پروان چڑھے بلکہ ان کی تیسری پشت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی خادم اور صالح ہے۔ اپنے ان بزرگوں کی زندگی کا مطالعہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان نیکوں کی اولاد کو ضائع نہیں کرتا جو اپنی اولاد کو ذاتی تربیت میں رکھتے ہیں اور نماز روزہ اور دعاؤں کے علاوہ سلسلہ کی خدمت میں انہیں اپنے ساتھ شریک رکھتے اور شامل کرتے ہیں۔

دوسری چیز جو ضمنی طور پر اپنے ان بزرگوں کی زندگی کا مطالعہ کرنے سے سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کی اولاد کو بھی صالح اور خدمتگزار بنا دیتا ہے۔ جس نے اپنے وقت پر اپنے باپ کی صحیح معنوں میں اطاعت اور خدمت کی ہو۔ میرے خسر صاحب مرحوم اپنے باپ کے انتہائی طور پر مؤدب، خدمتگزار اور فرمانبردار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس خدمت کو نوازا اور اسکے صلہ میں ان کی اولاد کو بھی اُن کا لفظاً و معناً اطاعت شعار اور فرمانبردار بنایا۔ الحمدللہ۔

عزیزان عبدالماجد۔ عبدالمجید۔ عبدالسلام (جو آجکل زیورخ میں ہیں اور امسال جلسہ سالانہ پر ربوہ آئے تھے) عبدالحلیم اور عبدالشکور (جو زیورخ سے جرمنی جا رہے ہیں) سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلص احمدی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے بزرگ باپ اور دادا کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

الفضل میں اشتہار دے اپنی تجارت کو فروغ دیں

رواں رہے یہ ترا کاروانِ وقفِ جدید

(مکرم عبدالمنان صاحب ناہید)

یہ کس نے کی تھی بیاں داستانِ وقفِ جدید
ہوئے ملائکہ بھی نغمہ خوانِ وقفِ جدید

مجھے پیام ملا ہے کہ میرزا طاہر
یہ چاہتے ہیں کروں میں بیانِ وقفِ جدید

دل و دماغ کی کم مائیگی پہ نادم ہوں
کہاں میں اور کہاں ارمغانِ وقفِ جدید

مجھے یہ تاب کہاں ہے کہ ڈھونڈ کر لاؤں
وہ نغمہ جو کہ ہے شایانِ شانِ وقفِ جدید

کبھی جو مامنِ "تحریک" قادیاں ہو
تو آج ربوہ ہے دارالامانِ وقفِ جدید

وہی کہ جس نے لگایا تھا گلشنِ "تحریک"
وہ باغباں ہی تو تھا باغبانِ وقفِ جدید

وطن کے کھیت ہوں سیراب اسکے پانی سے
چلی ہے اِن میں بھی جوئے روانِ وقفِ جدید

قدم قدم پہ بسائے نئے جہاں ہم نے
اِنہی جہانوں میں ہے اِک جہانِ وقفِ جدید

اس ارضِ پاک کے دیہات کو مبارک ہو
نئی زمیں نیا آسمانِ وقفِ جدید

دلوں میں جذبۂ خدمت لہو میں پیار کے گیت
یہی ہے دولتِ دارفتگانِ وقفِ جدید

سپاہِ مہدئ معہود میں ہوا شامل
متاعِ زیست لئے ہر جوانِ وقفِ جدید

خدا کی پاک کتاب اسوۂ رسولِ خدا
فقط یہی تو ہے تیغ و سنانِ وقفِ جدید

حضورِ مصلح موعودؓ سے میاں طاہر!
ترے سپرد ہوئی ہے عنانِ وقفِ جدید

تجھے بھی فتح و ظفر کی کلید حاصل ہے
رواں رہے یہ ترا کاروانِ وقفِ جدید

اعلان دارالقضاء

مکرم چوہدری فضل الٰہی صاحب کی اہلیہ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ ساکن محلہ دارالرحمت غربی ربوہ نے مورخہ ۶۵/۹/۴ کو درخواست دی ہے کہ مکرم شیخ عبدالرحیم صاحب پراچہ ساکن سیالکوٹ کے ذمہ مبلغ -/۱۳۵ روپے بابت کرایہ مکان واقع گھاس منڈی سیالکوٹ عرصہ ۹ ماہ کا واجب الادا ہے دلایا جائے وغیرہ۔

مکرم شیخ عبدالرحیم صاحب مذکور سے بذریعہ طریق معمولی جواب نہیں لیا جا سکا۔ اسلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ پندرہ یوم کے اندر اس کا جواب بھیجدیں نیز اپنا مکمل ایڈریس برائے خط و کتابت تحریر کریں۔

(ناظم دارالقضاء - ربوہ)

درخواست دعا

میرے تایا پیر عبدالعلی صاحب جو حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ کے بھتیجے ہیں۔ چند دن ہوئے یکدم فالج گرنے سے دائیں بازو اور ٹانگ کی طاقت بالکل جاتی رہی ہے ان کی اہلیہ جو حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی کی صاحبزادی ہیں عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(رفیقہ رحمٰن بیت الفضل سانگھڑ سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

تحریک جدید مالی جہاد میں وعدہ کے ساتھ ہی ادائیگی کرنے والے مجاہدین۔

نام	مقام	رقم
چوہدری سعید احمد صاحب چک ۱۲۳ ایل بی فیروزہ رحیم یار خان		۱۰ — ۰۰
چوہدری منیر احمد صاحب	〃 〃 〃	۱۰ — ۰۰
چوہدری عنایت اللہ صاحب	〃 〃 〃	۱۱ — ۰۰
چوہدری محمد علی صاحب	〃 〃 〃	۱۱ — ۰۰
پیر عبدالحمید صاحب دارالبرکات ربوہ		۱۳ — ۲۵
عبد السبحان صاحب صدیقی ملتان شہر		۱۱ — ۰۰
ملک غلام احمد صاحب عطا	محمد آباد	۸۲ — ۵۰
منشی نذیر احمد صاحب بھٹی	〃	۱۸ — ۵۰
ماشی برکت اللہ صاحب	〃	۴۰ — ۰۰
منشی نذیر احمد صاحب	لطیف نگر	۲۲ — ۲۵
رانا بشیر احمد صاحب	〃	۱۷ — ۰۰
ماسٹر مختار علی صاحب	محمد آباد	۱۴ — ۰۰
حاجی حسن خان صاحب بلوچ	〃	۱۴ — ۵۰
چوہدری لاب الدین صاحب چک ۱۶۶ مراد بہادر نگر معہ خاندان		۲۲۵ — ۵۲
چوہدری عبدالرحیم صاحب معہ خاندان	〃 〃	۲۲ — ۰۰
چوہدری اللہ دکھا صاحب معہ خاندان چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر		۴۰ — ۰۰
سردار خان صاحب	〃 〃 〃	۱۵ — ۵۰
چوہدری برکت علی صاحب	〃 〃 〃	۵۰ — ۰۰
چوہدری محمد سلطان صاحب	〃 〃 〃	۳۰ — ۰۰
ماسٹر محمد انور صاحب	〃 〃 〃	۲۷ — ۰۰
چوہدری اللہ دین صاحب	〃 〃 〃	۵۹ — ۰۰
چوہدری محمد احمد صاحب	〃 〃 〃	۲۳ — ۰۰
عزیز احمد صاحب	〃 〃 〃	۳۸ — ۵۰
ڈاکٹر غلام محمد حق صاحب	〃 〃 〃	۲۰ — ۰۰
حافظ عبدالرشید صاحب خود	〃 〃	۱۲ — ۵۰
حاجی قمر الدین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	قمر آباد ضلع نواب شاہ	۱۰۴ — ۰۰
حاجی کریم بخش صاحب	〃 〃	۴۴ — ۰۰
عبدالہادی ناصر صاحب	〃 〃	۱۳ — ۰۰
نجم الدین احمد صاحب معہ اہل و عیال	〃	۳۴ — ۵۰
ڈاکٹر فقیر محمد صاحب	〃 〃	۲۹ — ۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

منتظمین اطفال اور قائدین کرام متوجہ ہوں

مجلس اطفال الاحمدیہ کے سال نو کی پہلی سہ ماہی گزر چکی ہے۔ لیکن کام کی رفتار کے بارہ میں جائزہ لیا جائے تو بہت کم دکھائی دیتی ہے۔ بہت سی مجالس ایسی بھی ہیں جنہوں نے اپنی ماہانہ کارگزاری کی رپورٹیں بھی نہیں بھجوائیں۔ جس کی وجہ سے تشویش ہے۔ ہمارا ہر قدم پہلے کی نسبت آگے ہی بڑھنا چاہیئے۔ اگر اطفال کی تنظیم مضبوط ہوگی تو آئندہ دیگر ذیلی تنظیموں کو بھی کام کرنے والے اور خادم دین وجود مہیا ہو سکیں گے۔ اسلئے تمام احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ تعاون فرمادیں۔ تا قوم احمد کے ہونہار اطفال کی تربیت صحیح طریق پر ہو سکے۔ یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ جو مجالس ماہ جنوری ۱۹۶۶ء کی اور اسکے بعد تمام سال باقاعدگی سے ہر ماہ رپورٹ بھجوانی رہیں گی۔ اور بہتر کارکردگی کا ثبوت دیں گی۔ انہیں سند خوشنودی سال کے آخر پر دی جائے گی۔ امید ہے منتظمین اطفال اور قائدین کرام متوجہ ہوں گے۔

(مہتمم اطفال)

درخواست دعا:۔ خاکسار کی اہلیہ امۃ القدیر صاحبہ سر کی تکلیف سے سخت پریشان ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (خاکسار مرزا بشیر احمد آف ننگروال پشاور چھاؤنی)

محترم چوہدری محمد شفیع صاحب انجینئر کا جنازہ غائب

محترم چوہدری محمد شفیع صاحب ریٹائرڈ انجینئر کی وفات کی خبر شائع ہو چکی ہے۔ مرحوم اپنے بیٹے عزیز چوہدری محمد لطیف صاحب (کوہ نور ملز) لائلپور کے پاس ایک عرصہ سے مقیم تھے انکا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مرحوم کی خواہش تھی کہ ان کا جنازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پڑھائیں۔ حضور ان دنوں ربوہ سے باہر تھے۔ اسلئے حضور نے ازراہِ ذرہ نوازی جمعہ کے روز بعد نماز عصر جنازہ غائب پڑھایا۔ مرحوم حضرت مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم۔ حضرت مولانا رحمت علی صاحبؓ۔ مکرم چوہدری احمد جان صاحب راولپنڈی اور چوہدری عبدالستار صاحب (سکیشن آفیسر) لاہور کے نسبتی بھائی تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کی اولاد کا (ابھی کچھ بچے کمسن ہیں) حافظ و ناصر رہے۔

(ظہور احمد ڈائریکٹر صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

اعلان

ایم اے۔ ایم ایس سی طلبہ اور طالبات کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جون کے شروع میں حسب سابق ان کے سالانہ امتحان کا سنٹر ربوہ لایا جا رہا ہے۔ ربوہ اور اسکے گرد و نواح کے جو طلباء اور طالبات ربوہ میں امتحان دینا چاہیں۔ وہ اپنے داخلہ کے فارم میں اس کے مطابق اندراج کریں۔ اور ہمیں بھی اطلاع دیں۔

(پرنسپل)

مچھلیاں پالنے کی ٹریننگ

فشریز ٹریننگ سنٹر لاہور چھاؤنی میں ماہی پروری کی تربیت حاصل کرنے کے لئے اب درخواستیں دی جا سکتی ہیں۔ امیدواران کا انگریزی سمجھنا ضروری ہے۔ داخلہ کے لئے میٹرک پاس کو ترجیح دی جائے گی۔

یہ ٹریننگ کورس چھ ماہ کا ہوتا ہے۔ جس کے دوران ۵۰/- روپیہ ماہوار وظیفہ بھی ملتا ہے مگر حکومت کی طرف سے ملازمت کی کوئی گارنٹی نہیں۔ تربیت کے دوران رہائش اور خوراک کا انتظام بھی خود کرنا ہوگا۔

داخلہ کے لئے درخواستیں زوالوجسٹ فشریز سنٹر لاہور چھاؤنی (ZOOLOGIST FISHERIES CENTRE) کے نام ۱۴ فروری ۱۹۶۶ء تک پہنچ جانی چاہئیں لاہور۔ راولپنڈی۔ سرگودہا اور ملتان ڈویژن کے امیدواران انٹرویو کے لئے دفتر ڈائریکٹر فشریز مغربی پاکستان ۲ ساندا روڈ لاہور میں ۲۳ فروری ۸ بجے صبح حاضر ہوں۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان پشاور۔ بہاولپور۔ خیرپور۔ کوئٹہ۔ کراچی اور حیدرآباد ڈویژن کے امیدوار اپنے اپنے متعلقہ ڈویژنل افیسر ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف فشریز کے دفاتر میں ۱۸ فروری کو صبح ۹ بجے حاضر ہوں۔

نوجوانوں کو اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ یہ تربیت حاصل کر کے ہم اپنی معیشت کو ترقی دے سکتے ہیں۔

(ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ)

شجر کاری

ماہ رواں میں حکومت کی طرف سے ہفتہ شجر کاری منایا جاتا ہے۔ جس کے دوران پودے اور قلمیں وغیرہ بلا قیمت مہیا کی جاتی ہیں۔ احباب کو اسکے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ جب اعلان ہو تو اس ہفتہ کو کامیاب بنائیے۔ اس ہفتہ کی غرض کو پورا کرنا حقیقت میں اپنی معیشت کو ترقی دینا ہے۔ احباب اپنی کارگزاری سے نظارت ہذا کو بھی اطلاع دیں۔ (ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ)

آپریشن سے پہلے

ھو الشافی :۔ ہماری مجرب ادویات استعمال کر دیکھیں جن کے ذریعہ بہت سے کیس بفضلہ تعالیٰ آپریشن کی تکلیف اٹھانے سے بچ گئے ہیں۔ اگر خدانخواستہ آرام نہ ہوا تو آپریشن کا موقع پھر بھی باقی ہے۔ لیکن آپریشن کے بعد علاج کا موقع عموماً نہیں رہتا

۱۔ پائیوریا گوشت خورہ کے لئے اینٹی پائیوریا ۔۔۔ ۱۰/- ۳۔ دانت درد کے لئے ٹوتھ کیور ۲ روپے ۔۔۔ ۲/-
۲۔ کیریز (دانتوں کے کھوکھلا) کے لئے اینٹی کیریز ۔۔۔ ۱۰/- ۴۔ گردے اور پتے کی پتھریاں و ریت وانیڈ سانگا ۔۔۔ ۱۰/-

اور پیٹ کی ہر قسم کی درد کے لئے کالک کیور ۵ کیور ہومیوپیتھک کمپنی ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان وصایا اور سیکرٹری صاحبان مال اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۰۹۵

میں محمد اسلم ولد محمد حسین صاحب قوم بٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰-۱۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار تنخواہ پر ہے جو اس وقت ۱۱۵/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ محمد اسلم بٹ ولد محمد حسین صاحب ساکن احمد نگر ڈاک خانہ خاص تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ (بواسطہ ربوہ)

گواہ شد:۔ شریف احمد قادیانی سکرٹری مال جماعت احمدیہ۔ احمد نگر ۳۰-۱۲/۶۵

گواہ شد:۔ قریشی محمد نذیر ملتانی۔ احمد نگر۔

مسل نمبر ۱۸۰۹۶

میں سلیمہ بیگم زوجہ محمد اسلم صاحب قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر۔ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰-۱۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری ماہوار آمد کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ خاوند کی آمد پر ہے۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) مہر بصورت گلوبند ادا شدہ ۰۰-۴۰۰ وزنی تولے وزنی) (۲) کانٹے وزنی ۱½ تولہ ۰۰/۱۸۶ روپے بحساب ۱۲۴ روپے فی تولہ (۳) انگوٹھی ایک عدد ۳ ماشے وزنی ۔۔ ۳۱ روپے۔ جملہ میزان ۔۔ ۶۱۷ روپے کل میں کل جائداد ۔۔ ۶۱۷ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں مد حصہ جائداد داخل کردوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن احمدیہ کے حوالے کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر میں اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہوجائے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو بھی میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ سلیمہ بیگم زوجہ محمد اسلم بٹ ساکن احمد نگر تحصیل چنیوٹ ۔ ضلع جھنگ

گواہ شد:۔ محمد اسلم ولد محمد حسین صاحب بٹ احمد نگر۔ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ صدر لجنہ اماء اللہ احمد نگر سکینہ بیگم

مسل نمبر ۱۸۰۹۷

میں حبیب اللہ خان رانا ولد چوہدری بشیر احمد خان قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر تقریباً ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنڈی بھاگو ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳-۱/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے مجھے والد صاحب کی طرف سے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار بطور جیب خرچ کے ملتے ہیں میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ حبیب اللہ خان رانا ولد چوہدری بشیر احمد خان رانا قوم راجپوت کھل وان موضع بنڈی بھاگو ڈاک خانہ خاص تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

گواہ شد:۔ عبد الحق بقلم خود ولد چوہدری دینی محمد صاحب قوم راجپوت ساکن بنڈی بھاگو۔

گواہ شد:۔ غلام حیدر ولد شکر الرحمن قوم راجپوت ساکن بنڈی بھاگو۔

مسل نمبر ۱۸۰۹۸

میں عبد العزیز خان ولد حافظ عبد الکریم خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن رہیر انوالہ ڈاکخانہ خوشاب ضلع سرگودہا صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵-۱۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرے والدین بفضل خدا تعالیٰ بقید حیات ہیں میں اس وقت ملازمت کرتا ہوں حساب کے ذریعہ ۱۱۵/- روپے ماہوار آمدن ہوتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمدن کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جو بھی جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت آج ۵ نومبر ۱۹۶۵ء سے جاری فرمائی جائے۔

العبد:۔ عبد العزیز خان ولد حافظ عبد الکریم خان صاحب محلہ رہیر انوالہ خوشاب ضلع سرگودہا

گواہ شد:۔ محمد اقبال پراچہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خوشاب جنرل بس سٹینڈ سرگودہا

گواہ شد:۔ عبد الرشید محلہ رہیر انوالہ خوشاب

مسل نمبر ۱۸۰۹۹

میں عبد السمیع ولد ڈاکٹر احسان علی قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۷۔ میکلوڈ روڈ لاہور ڈاک خانہ لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴-۱۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ اور غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ میری جائداد غیر منقولہ ۶-۱/۲ ایکڑ اراضی موضع گھمنڈ تھانہ بدی ضلع لاہور ہے نیز پانچ مرلے کا ایک رہائشی قطعہ محلہ باب الابواب ربوہ ضلع جھنگ میں ہے۔ اس کے علاوہ میں اپنے والد صاحب کے ساتھ مل کر تجارت کرتا ہوں وہ بفضل تعالیٰ بقید حیات ہیں اور مجھے سو روپیہ ماہوار جیب خرچ کے طور پر دیتے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت وقت تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ عبد السمیع ولد ڈاکٹر احسان علی ۱۷ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

گواہ شد:۔ چوہدری نور احمد خان صدر حلقہ سول لائن لاہور

گواہ شد:۔ چوہدری عبد اللطیف وصیت نمبر ۱۳۶۲۲ جودھامل بلڈنگ۔ لاہور

مسل نمبر ۱۸۱۰۰

میں طاہرہ صدیقہ زوجہ سردار عبد السمیع صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴-۱۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد منقولہ حسب ذیل ہے۔ ہار طلائی دو عدد۔ ٹیکہ طلائی ایک عدد۔ گھر طلائی دو جوڑی چوڑیاں طلائی ۶ عدد انگوٹھیاں طلائی ۸ عدد مندرجہ زیورات جن کا وزن اندازاً ۲۰ تولے مالیتی ۲۴۰۰ روپے اور حق مہر مبلغ ۵۰۰۰/- روپے جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کے بعد بھی ۱/۱۰ حصہ پر وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جو جائداد جو بھی متروکہ ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میری وصیت وقت تحریر سے منظور سمجھی جائے

الامۃ:۔ طاہرہ صدیقہ زوجہ سردار عبد السمیع صاحب ۱۷ میکلوڈ روڈ لاہور

گواہ شد:۔ عبد السمیع خاوند موصیہ میکلوڈ روڈ لاہور

گواہ شد:۔ نور احمد خان صدر حلقہ سول لائن لاہور

مسل نمبر ۱۸۱۰۱

میں خدا بخش ولد جھنڈا قوم جٹ کاہلوں پیشہ کاشتکاری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن میانوالی ڈاک خانہ کھوکھروالی ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴-۶/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد غیر منقولہ اراضی موازی ۲۸ کنال یہ سب مزروعہ ہے جس کی قیمت اندازاً ۳۵۰۰ روپے ایک مکان خام قیمتی ایک سو روپیہ بھی ہے مندرجہ بالا جائداد ۳۶۰۰ روپے واقع میانوالی خانوالی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر کوئی جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی میرا ترکہ یعنی جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میرا گزارہ میری مندرجہ بالا جائداد کی آمد پر ہے اگر اس کے علاوہ کوئی اور آمد ہوگی تو تازیست جو بھی آمد ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔

العبد:۔ خدا بخش ولد جھنڈا قوم جٹ کاہلوں ساکن میانوالی خانوالی۔ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد:۔ محمد شریف سیکرٹری مال جماعت احمدیہ میانوالی خانوالی بقلم خود

گواہ شد:۔ حاجی خدا بخش۔ صدر جماعت احمدیہ میانوالی

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط وکتابت کیا کریں

دنیا میں محض دین کی صداقت کا اعتراف کافی نہیں ہے

صداقت اسی صورت میں فائدہ مند ہو سکتی ہے کہ اس پر عمل کیا جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ محض صداقت کا اعتراف کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا تا وقتیکہ اس پر عمل نہ کیا جائے فرماتے ہیں:-

" بالعموم لوگ جسمانی بیماریوں کے متعلق سوچ لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پہلے تشخیص کرالو اور اس پر پڑا رہنے دیتے ہیں۔ نبض دکھانے کے بعد پوچھتے ہیں اور ان کی تسلی نہیں ہوتی جب تک کہ بیماری کا پتہ نہ لگ جائے بعض لوگ حضرت خلیفہ اول رضؓ کے پاس آتے تھے اور پوچھتے تھے کہ ہماری بیماری کیا ہے مگر بعض بیماریاں ایسی باریک ہوتی ہیں جن کا مریض کو سمجھانا مشکل ہوتا ہے اس لئے آپ بعض دفعہ ناراض ہوتے تھے۔ سو یہ انسان کی فطرت میں ہے کہ بیماری کا پتہ لگائے۔ لیکن روحانی بیماریوں کے متعلق لوگوں کو یہ فکر نہیں ہوتی کسی کے دل میں یہ خیال نہیں پیدا ہوتا کہ بیماری کیا ہے جسمانی بیماریوں کے متعلق پوچھ لیتے ہیں مگر روحانی امراض کے متعلق نہیں سوچتے۔ بعض لوگ بیماری کو بھی سوچ لیتے ہیں۔ لیکن وہ آگے علاج کی فکر نہیں کرتے۔ مثلاً جھوٹ بولنا، چوری کرنا تہمت لگانا، فسق و فجور، اللہ کی محبت کا نہ ہونا، خدا کے کلام سے محروم رہنا، یہ سب روحانی بیماریاں ہیں۔ ان کا لوگوں کو علم ہوتا ہے مگر وہ کوشش نہیں کرتے کہ ان کا علاج کریں۔ وہ جانتے ہیں کہ جھوٹ بولنا بیماری ہے۔ مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ اس کا علاج کیا ہے۔ لوگ جانتے ہیں کہ چوری کرنا بیماری ہے مگر وہ نہیں جانتے کہ اس کا علاج کیا ہے۔ دوسرا قدم غفلت کا یہ ہوتا ہے کہ بعض لوگ علاج معلوم کر لیتے ہیں مگر یہ کوشش نہیں کرتے کہ علاج کریں۔ مثلاً لوگ جانتے ہیں کہ کھانسی اور بخار میں نفشہ مفید ہوتا ہے مگر خالی اس علم سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا جب تک کہ اس کا استعمال نہ کیا جائے۔ لوگوں کا بخار کونین سے اتر جاتا ہے مگر ایک بیمار کو جو اسے استعمال نہیں کرتا اس علم کا کیا فائدہ ہے۔ قیدی چھوٹ بھی جاتے ہیں۔ ہزاروں لوگ ہیں جو کہ درست وقت اچھے ہو جاتے ہیں مگر اس سے کیا کوئی قیدی یا مریض خوش ہو جائے گا۔ اصل بات تو اس کا اچھا ہونا تھا۔ اگر وہ اچھا نہیں ہوا تو اس علم کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

مگر بہت لوگ ہیں جو دین کے معاملہ میں اس بات پر خوش ہو جاتے ہیں کہ ان کو مذہب کی صداقت کا پتہ لگ گیا۔ مسلمان عیسائی سے لڑتا ہے کہ ہمارا دین سچا ہے مگر خالی مذہب کی سچائی معلوم ہو جانے سے کیا فائدہ ہے جب تک کہ مسلمان اسلام کے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ دونوں میں فرق کیا ہے۔ وہ بھی جہنم میں جائے گا اور یہ بھی۔ ایک نے حضرت عیسےٰ کو خدا بنا دیا دوسرے نے اسلام کے احکام کی خلاف ورزی کی۔ اس کو تو تب فائدہ تھا کہ یہ عمل کرتا اور بچ جاتا۔ تب بے شک خوشی کی بات تھی لیکن اگر یہ اس بات پر چلتا نہیں تو کیا فائدہ۔ یہ مجرم بھی ہے اور بیوقوف بھی ہے۔ اس کو لوگ برا بھلا کہیں گے کہ اس کو پتہ تھا اور پھر محروم گیا

سو یاد رکھو کہ دنیا میں کوئی فائدہ علم کا نہیں ہوتا جب تک اس علم کو عمل میں نہ لایا جائے۔

(الفضل ۱۱ اپریل ۱۹۶۵ء)

پاک و ہند کے درمیان فضائی سروس بحال کرنے کا فیصلہ

نئی دہلی ۹ فروری۔ پاک و ہند اس بات پر آمادہ ہو گئے ہیں کہ دونوں ملکوں کے جہاز ایک دوسرے کے علاقہ پر پرواز کر سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ ستمبر میں جنگ کی وجہ سے ان ممالک کے درمیان فضائی سروس معطل ہو گئی تھیں۔

"ترقی اور انکشاف کا پہلا زینہ تجسس اور ذوق استفسار ہے"

"تعلیم الاسلام کالج کے طلباء کے بے حد نکھرے ہوئے ذوق استفسار نے مجھے ہمیشہ متاثر کیا ہے"

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے افتتاحی اجلاس میں ڈاکٹر وزیر آغا کی تقریر

ربوہ ۹ فروری۔ کل بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے افتتاحی اجلاس میں ملک کے نامور نقاد اور ادیب جناب ڈاکٹر وزیر آغا نے تعلیم الاسلام کالج کے طلباء کے بے حد نکھرے ہوئے ذوق استفسار اور جذبہ تجسس کو بہت سراہا اور طلباء کی اس علمی و ادبی تہذیب پر انہیں شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔

بزم کا یہ افتتاحی اجلاس ٹھیک ڈیڑھ بجے کالج ہال میں محترم ڈاکٹر صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ کالج کے طالب علم محمود سلطان نے نہایت پرسوز انداز میں قرآن حکیم کی تلاوت کی۔ ہدایت اللہ ہادی نے ان آیات کریمہ کا اردو ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں بزم اردو کے نگران ناصر احمد پرواز ی نے بزم کی سال گزشتہ کی روداد پیش کرتے ہوئے بزم کے زیر اہتمام ہونے والی اردو کانفرنس کا خاص طور پر ذکر کیا اور اس بات پر مسرت کا اظہار کیا کہ اس اردو کانفرنس نے اپنے پیچھے دیرپا اثرات چھوڑے ہیں۔ اس روداد کے بعد مہمان خصوصی جناب ڈاکٹر وزیر آغا ایم اے پی ایچ ڈی نے خطاب کا آغاز کرتے ہوئے بزم کے نئے عہدیداروں کو نصیحت کی کہ وہ اپنی سابقہ روایات اور اپنے قائم کردہ ادبی اور علمی معیار کو برقرار رکھیں اور نئے تجربات سے تقاریب کی افادیت میں اضافہ کریں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے جو گزشتہ برسوں میں متعدد مرتبہ ربوہ تشریف لا کر بزم اردو کی تقاریب میں بلند پایہ علمی و ادبی مقالے ارشاد فرما چکے ہیں بزم اردو کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی بزم نے بعض ایسے کارہائے نمایاں بھی سرانجام دیئے ہیں جو اس بزم کو اور اس کالج کو ملک کی بے شمار دوسری انجمنوں اور بے شمار تعلیمی اداروں سے ممیز و ممتاز کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک کارنامہ اردو کانفرنس کا انعقاد ہے۔ جس نے اردو زبان کو پہلی مرتبہ شہری مراکز سے نکال کر دیہات کی خوشبو سے آشنا کیا تھا۔ بزم اردو کی تقاریب میں جس چیز نے ہمیشہ مجھے متاثر کیا ہے وہ آپ کے طلباء کا نکھرا ہوا ذوق استفسار و تجسس ہے ترقی اور انکشاف کا کا پہلا زینہ ہی یہ ذوق استفسار و تجسس ہے کہ آپ کسی مسئلہ یا شئے کے پیش کردہ حل سے مطمئن نہ ہوں بلکہ اس کی گہرائیوں میں اتر کر اس کی ماہیت کو ایک نئے زاویہ سے جانچنے کی آرزو کریں۔ اگر ذہن میں سوال پیدا نہ ہو تو زندگی بے جان اور افکار منجمد ہو کر رہ جاتے ہیں۔ آپ کے طلباء کا تجسس کی طرف شدید رجحان یقیناً ایک صحتمند رجحان ہے اور اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے اس مختصر سے پر مغز خطاب کے بعد بزم کے نئے صدر مبارک احمد صاحب عابد سے حلف لیا اور انہیں کرسی صدارت پر متمکن کر کے سٹیج سے نیچے تشریف لے آئے۔ مبارک احمد عابد صدر بزم اردو نے دیگر عہدیداروں سے ان کے عہدوں کا حلف لیا اور مختصر سے خطاب کے بعد اجلاس کے ختم ہونے کا اعلان کیا۔

بارکھان میں زلزلے کے مزید جھٹکے محسوس کئے گئے

مزید گیارہ افراد ہلاک اور ۴۰ زخمی

کوئٹہ ۹ فروری۔ کوئٹہ ڈویژن کے لورالائی ڈسٹرکٹ اور برکھان میں کل پھر شدید زلزلہ آیا ایک اندازہ کے مطابق اس زلزلہ کی وجہ سے مزید گیارہ افراد ہلاک اور ۴۰ زخمی ہوئے اس طرح مرنے والوں کی تعداد سولہ ہو گئی ہے کیونکہ ایک روز قبل زلزلے کے جو جھٹکے محسوس کئے گئے تھے ان میں چٹانیں گرنے سے پانچ عورتیں ہلاک ہوئی تھیں ہلاک اور زخمی ہونے والوں کی صحیح تعداد کا ابھی علم نہیں ہو سکا کیونکہ برکھان کا علاقہ ذرائع مواصلات میں خلل پڑنے سے بالکل منقطع ہو گیا ہے ملتان اور بہاولپور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کل ان ہر دو مقامات پر پھر زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے لیکن کوئی جانی یا مالی نقصان نہیں ہوا۔ ان علاقوں میں چوبیس گھنٹے کے دوران دوبار زلزلہ آیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴